© rasailojaraid.com

کتاب نما

تفسیری ترجمۂ قرآن مجید، محمد رفیق چودھری۔ ناشر: مکتبہ قرآنیات، لاہور۔ صفحات، اول: ۲۷۲، دوم: ۵۴۷۔
ہدیہ: درج نہیں۔

مترجم لکھتے ہیں: "برسوں سے آرزو تھی کہ قرآن مجید کا کوئی ایسا ترجمہ ہو جو عام اردو خوانوں کے لیے قرآن فہمی کی ضرورت کو پورا کرے، جسے سمجھنے کے لیے حاشیوں، بریکٹوں اور تفسیروں کی ضرورت نہ پڑے، جو اپنی وضاحت آپ کرنے والا (self-explanatory) ہو۔ ایک عام آدمی جب اسے پڑھے تو ساتھ ہی ساتھ قرآن مجید کا سیدھا سادا اور صحیح مفہوم اخذ کرتا چلا جائے" (ص ۳)۔ اردو میں قرآن پاک کے بیسیوں بلکہ سیکڑوں ترجموں کے باوجود مترجم کے نزدیک، یہی بات ایک نئے ترجمے کا جواز ہے۔ مترجم قرآن پاک کے سابقہ مترجمین کی خدمات کے معترف ہیں، اس کے باوجود انھوں نے ایک نئے ترجمے کی ضرورت محسوس کی مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ زیر نظر قابل قدر کاوش اردو میں تراجم قرآن کی خاتم نہیں ہے، اور مزید بہتر ترجمے بلکہ تراجم کی گنجایش باقی رہے گی۔ قرآن، کلام الٰہی ہے اور اس کی زبان عربی مبین ہے، چنانچہ اس کا مفہوم خواہ کتنے ہی عمدہ سے عمدہ الفاظ اور بہتر سے بہتر اسلوب میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے، ترجمۂ قرآن کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

محمد رفیق چودھری صاحب نے زیر نظر "تفسیری ترجمے" میں قوسین کا استعمال نہیں کیا اور اس کے بغیر موزوں کلمات ربط کا اضافہ کر کے ترجمے کی عبارت کو مربوط بنانے کی کوشش کی ہے [راقم کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ "جملے کے درمیان میں قوسین کا بار بار آنا تسلسل مطالعہ میں حارج ہوتا ہے" (ص ۶)۔ قوسین تو اصل الفاظ تراجم اور وضاحتی الفاظ کے درمیان تمیز کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور مطالعے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔ اس اعتبار سے قوسین کی ضرورت اور افادیت میں کلام نہیں]۔ مترجم نے ترجمے میں پیرا بندی بھی کی ہے۔

مترجم نے قرآن پاک کے ذخیرہ تراجم اردو سے استفادہ کیا ہے اور اس میں انھوں نے سب سے زیادہ اثر تفہیم القرآن سے لیا ہے۔ جہاں تفہیم القرآن کا ترجمہ بامحاورہ اور عالمانہ ہے، رفیق صاحب نے اسے آسان اور سلیس بنا دیا ہے۔ اس طرح یہ ترجمہ نسبتاً آسان اور سلیس ہے لیکن تاثیر، زور اور بلاغت کے اعتبار سے مولانا مودودیؒ کا ترجمہ فائق ہے، مثلاً: وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ط وَاِنْ كَانَ

© rasailojaraid.com